جلد ۳۴ | ۲۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ ہجرت - آج شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کل رات سر درد کا دورہ ہو گیا جس کی وجہ سے دن کو بھی تکلیف رہی۔ بند نزلہ کی بھی شکایت ہے - احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور نے دو گھنٹے بیالیس منٹ ۳۰ اصحاب کو شرف ملاقات بخشا۔ ان میں ایک غیر مسلم اور دو غیر احمدی اصحاب بھی شامل تھے۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ناظم صاحب تجارت اور انچارج صاحب تحریک جدید کو بھی ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو نقاہت کی شکایت ہے - احباب دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری منڈی مانسہ سے واپس آ گئے ہیں - گیانی عباد اللہ صاحب کو ڈیرہ دوال کے جلسہ میں شرکت کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بھیجا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

ہندوستان کی آزادی کا سوال ـــــ اور ـــــ تبلیغ اسلام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ رنومبر ۱۹۳۰ء اور تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کے دو اقتباسات جو موجودہ حالات سے تعلق رکھتے ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ احباب کثرت سے دعائیں کریں کہ خدا تعالےٰ ایسے سامان پیدا کر دے۔ جو اسلام کے لئے مفید اور ترقی کا موجب ہوں۔ اور ان خطرات کو دور فرما دے۔ جو اسلام کی تبلیغ اور ترقی کے راستہ میں روک ہوں۔ اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا موجب۔

حضور نے فرمایا:۔

"ایک اور امر کے لئے بھی ہماری جماعت کو بہت کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور وہ ہندوستان کے آئندہ فیصلہ کا سوال ہے۔ جو بظاہر گو سیاسی ہے۔ مگر جیسا کہ میں بارہا پہلے بتا چکا ہوں۔ اور آج بھی مختصراً بتاؤنگا۔ اصل میں یہ سوال مذہبی ہے۔ یہ ہندوستان کی آزادی کا سوال ہے جو . . . . طے ہونے والا ہے۔ ایک تو ملکی آزادی کے لئے بھی یہ سوال ہمارے لئے دلچسپی کا موجب ہے دوسرے اس وجہ سے صرف ہمارے ہی لئے یہ زیادہ اہم ہے۔ کہ کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو جائے۔ جس سے ہندوستان میں اسلام کی ترقی رک جائے۔ اس وقت بھی ہم دیکھتے ہیں۔ جہاں ہندوؤں کی حکومت ہے۔ باوجودیکہ وہ انگریزوں کے ماتحت ہی ہے۔ پھر بھی وہاں مسلمانوں پر سخت مظالم ہوتے ہیں۔ سب ہندو ریاستوں میں تو نہیں مگر اکثر میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ ملکانوں کے ارتداد کے دنوں میں ہمارے دوستوں نے اس کا تجربہ کیا ہوگا۔ بھرت پور میں جبراً ایک مسجد میں غلہ اور بھوسہ ڈالدیا گیا۔ اور دو چار لالچی اور نافہم مسلمانوں سے ایسی درخواست دلوا دی۔ کہ یہ مسجد ویران ہے۔ اسے سرکار سنبھال لے۔ اور سرکار نے اس میں غلہ اور بھوسہ لاکر بھر دیا۔ پھر بعض علاقوں میں ہندو پولیس افسروں نے پاس کھڑے ہو کر شدھی کروائی اور جب ہمارے مبلغین گئے تو انہیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ ریاست الور کے ایک گاؤں میں لوگوں کو آریہ بنا لیا گیا۔ میں نے قاضی عبد اللہ صاحب کو وہاں بھیجا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ سشن جج صاحب نے مجھے بلا کر حکم دیا ہے۔ کہ باہر کا کوئی آدمی یہاں آکر تبلیغ نہیں کر سکتا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ جن مسلمانوں کو آریہ بنا لیا گیا تھا انہیں کوئی ارتداد سے تائب نہ کرائے۔

ان حالات میں خطرہ ہے کہ اگر کوئی ایسی حکومت قائم ہو گئی۔ اور مسلمانوں کے حقوق کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکا۔ تو تبلیغ اسلام رک جائے گی۔ اب بھی کئی ہندو ریاستوں میں ایسے قوانین ہیں جن میں اگر کوئی مسلمان ہونا چاہے تو ضروری ہے کہ پہلے مجسٹریٹ سے اجازت لے۔ ہندو مجسٹریٹ اسے طرح طرح کے سوالوں سے پریشان کر دیتا ہے۔ مثلاً یہ کہ تمہیں کس نے تبلیغ کی۔ اسلام میں کیا خوبی نظر آئی۔ کسی کے ڈر سے یا دھوکہ میں آکر تو مسلمان نہیں ہوئے۔ اور پھر تحقیقات کو اتنا لمبا کر دیا جاتا ہے کہ یا تو اس سے تنگ آکر وہ خود ہی مسلمان ہونے کا خیال چھوڑ دیتا ہے۔ یا اس اثناء میں ہندوؤں کی طرف سے اس پر دباؤ ڈال کر اس خیال سے روک لیا جاتا ہے۔ پھر بعض جگہ جھوٹے مقدمات دائر کرکے ایسے لوگوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ پس اگر کوئی ایسی حکومت قائم ہو گئی۔ تو باقی فرقے تو شاید اسے قبول کر لیں۔ کیونکہ انہیں پہلے سے ہی تبلیغ کی عادت نہیں۔ مگر احمدیوں کے لئے تو تبلیغ کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اور تبلیغ میں کسی قسم کی روک پیدا کی جائے۔ تو ہم یا تو اس ملک سے نکل جائیں گے۔ اور یا پھر اگر خدا تعالےٰ اجازت دے۔ تو ایسی حکومت سے لڑیں گے۔ میں تو یہ بھی نہیں خیال کر سکتا کہ باقی مسلمان بھی خواہ وہ کس قدر گر گئے ہوں یہ برداشت کر سکیں گے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے پر پابندیاں عائد کی جائیں۔ لیکن خواہ وہ اسے برداشت کریں یا نہ کریں۔ ہم تو کسی صورت میں بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ پس ہمارے لئے یہ سیاسی نہیں بلکہ اہم مذہبی سوال ہے۔ اگر یہ خالص سیاسی سوال ہوتا۔ تو میں کبھی اس طرف اتنی توجہ نہ کرتا۔ میں اس بات کی چنداں پروا نہیں کرتا۔ کہ اس ملک میں حکومت کس کے ہاتھ میں ہو۔ بلکہ صرف یہ خیال ہے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں نہ ہو جو تبلیغ اسلام میں روک پیدا کر دیں۔ اور اگر کسی اسلامی فرقہ سے اس قسم کا اندیشہ ہو۔ تو اس کی بھی ہم ایسی مخالفت کرینگے۔ ہمیں صرف یہ ضرورت ہے کہ ملک میں تبلیغ کا راستہ کھلا رہے مگر آثار و قرائن سے یہی پایا جاتا ہے۔ کہ ہندو اس کوشش میں ہیں کہ تبلیغ اسلام کو بند کر دیں۔ جیسا کہ فضل حسین[1] صاحب نے "ہندو راج کے منصوبے"

[1] اس کتاب کا نواں ایڈیشن دفتر نشر و اشاعت نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

نام سے جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں خود ہندو لیڈروں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے۔ کہ وہ تبلیغ گوارا نہیں کر سکیں گے۔ ان میں سے بعض نے تو صاف کہا ہے۔ کہ ہم کسی ہندو کا مسلمان ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ بعض نے کہا ہے کہ اگر مسلمان تبلیغ کریں گے۔ تو انہیں ملک سے نکال دیا جائے گا۔ پس اگر ایسے لوگوں کو حکومت مل گئی۔ تو ہمارے لئے تبلیغ کا راستہ کہاں کھلا رہ سکتا ہے۔ پس یہ ایک اہم مذہبی سوال ہے۔ کیونکہ مذہب کی جان تبلیغ ہے۔ اس لئے دوستوں کو خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالےٰ اسلام کے لئے بہتری کے سامان پیدا کرے۔ کیونکہ وہ سب کے دلوں کا مالک ہے۔ ممکن ہے مسلمان ہی کوئی ایسا سمجھوتہ کرائیں۔ جو اسلام کے لئے مضر ہو...... اس لئے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کسی ایسے سمجھوتے پر رضامند نہ ہوں جس سے اسلام کو نقصان پہنچے...... ہندوؤں کے دل بھی خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ انہیں مجبور کر سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کو تسلیم کر کے ان کی حفاظت کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس لئے یہ بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ ہندوؤں کو توفیق دے۔ کہ وہ اقلیتوں کے حقوق غصب کرنے کی طرف مائل نہ ہوں۔ بلکہ عدل و انصاف سے کام لیں۔ تیسری پارٹی انگریز ہیں۔ جن کے فیصلہ پر ہی فیصلہ ہونا ہے۔ ان کے دل بھی اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ انہیں یہ سمجھنے کی توفیق دے......... اور وہ کسی ایسے سمجھوتہ پر راضی نہ ہوں۔ جو مسلمانوں کے لئے مضر ہو۔ یہ سوال نہایت اہم ہے۔ خصوصیت سے اس کے متعلق دعائیں کرنی چاہئیں۔ ملک کی آزادی سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بھی یہ اہم ہے۔ مگر زیادہ اہم اس لئے ہے کہ کوئی ایسا سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ جس سے اسلام خطرہ میں پڑ جائے۔ پس خدا تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ایسے سامان پیدا کر دے۔ کہ ملک میں اسلام کی تبلیغ نہ رکے۔ بلکہ ترقی کے سامان پیدا ہوتے جائیں۔" (خطبہ جمعہ ۷ نومبر ۱۹۳۰ء مطبوعہ الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۳۰ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب ایک اور زمانہ آ رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگریز ایک حد تک حکومت کر کے تھک گئے ہیں۔ لایئوُدُہٗ حِفْظُہُمَا تو خدا تعالےٰ ہی کی شان ہے۔ انگریزوں نے زبانی نہیں تو عملی طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ ہم تھک گئے ہیں۔ ہندوستانی ہندوستان کی حکومت سنبھال لیں۔ ان حالات میں نہایت ہی نازک وقت آیا ہوا ہے۔ ایسا نازک کہ اگر ذرا کوتاہی کی گئی۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ ایک ایسی منظم قوم جسے سالہا سال سے بتایا جا رہا ہے۔ کہ مسلمان تمہارے دشمن ہیں۔ وہ مسلمانوں کے خلاف کھڑی ہو جائیگی۔ "ہندو راج کے منصوبے" کتاب میں جو مہاشہ فضل حسین صاحب نے شائع کی ہے۔ بڑے بڑے ہندو لیڈروں کے بہت سے اس قسم کے بیانات درج کر دیئے ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو کچل کر رکھ دو۔ یا اپنے اندر شامل کر لو۔ اور ہندوستان میں ہندو راج قائم کر لو۔ ان حالات میں نہایت ہی تاریک مستقبل نظر آتا ہے۔ جس سے ڈر آتا ہے۔ اور خطرناک ڈر۔ اس لئے نہیں کہ اسلام کو مٹا دیا جائے گا۔ یہ تو ناممکن ہے۔ بلکہ اس لئے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری کے انکار کی وجہ سے رومیوں کو کچل دیا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے مسلمانانِ ہند کو نہ کچل کر رکھ دیا جائے۔ خدا تعالےٰ نے ان کی امداد اور اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ نے ایک جماعت قائم کی۔ عقل و سمجھ رکھنے والے لوگ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اچھا کام کیا۔ اور آپ کی جماعت اچھا کام کر رہی ہے۔ مگر اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔ یہ مانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بڑی منظم جماعت ہے۔ اس نے بڑا کام کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی کہتے ہیں۔ اسے کچل دینا چاہیئے۔ ان حالات میں مسلمانانِ ہندوستان کے متعلق جس قدر خطرات ہو سکتے ہیں۔ ان کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ایک طرف مسلمانوں کی پراگندگی اور آپس کے لڑائی جھگڑے اور دوسری طرف ہندوؤں کی ان کے خلاف تنظیم کوئی معمولی خطرہ کی بات نہیں۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۳۳ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان

۲۶ ہجرت ماہ ہجرت۔ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۴۶ء

تازہ رویا

آج تین روز کی ناسازئ طبع کے بعد کسی قدر آرام ہونے پر حضور بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں رونق افروز ہوئے اور اپنے دو تازہ رویا سنائے ایک میں حضور کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ مجھے وحی اولیاء کا بھی علم دیا گیا ہے۔ اور وحی انبیاء کا بھی علم دیا گیا ہے۔ دوسرے رویا میں ایک صاحب سردار دریام سنگھ کے متعلق جو ان دنوں ضلع گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ جبکہ موضع بھامبڑی والا جھگڑا ہوا۔ اور انہوں نے جماعت کے خلاف دھڑلے سے حصہ لیا تھا۔ عربی میں رویا کے فقرات بیان فرمائے۔

حلف الفضول کی تحریک کا اجرا

حلف الفضول کے طور پر کام کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

ایک گذشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے یہ تحریک کی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ سات روز استخارہ کرنے کے بعد اس کے لئے اپنا نام پیش کیا جائے۔ مگر بہت تھوڑے نام پیش ہوئے۔ آج سوچتے سوچتے خیال آیا۔ کہ اس تحریک کو قادیان میں جاری کر دیا جائے۔ پس حلف الفضول کی تحریک کے ماتحت ہر محلہ میں کچھ نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جن کا کام یہ ہو۔ کہ جہاں کوئی لڑائی جھگڑا ہو۔ وہاں پہنچ جائیں۔ اور لڑنے والوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کر کے کہیں۔ اگر مارنا ہی ہے۔ تو ہمیں مار لو۔ اس طرح لڑنے والوں کی طبائع میں نرمی پیدا ہو جائیگی۔ اور وہ لڑنا بند کر دینگے۔ اور اگر کوئی بے گناہ کو مارنے کے لئے تیار بھی ہو گیا۔ تو وہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے گا۔ خود اس کا دل اسے اس پر ملامت کرے گا۔

حضور کے ارشاد پر مجلس میں موجود مختلف محلوں کے اصحاب میں سے ۱۸۶ نے اپنے نام پیش کئے۔ حضور نے فرمایا۔ کام شروع کر دینا چاہیئے۔ تفصیلات بعد میں طے ہوتی رہیں گی۔

(خاکسار غلام نبی)

جناب مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

بفضل خدا رو بصحت ہیں

کچھ دن ہوئے مکرم مولوی صاحب کی علالت کی اطلاع پہنچی تھی۔ اس پر دریافت حال کے لئے اور تار روانہ کے علاوہ ان کے بھائی صاحب نے بھی تار بھیجا تھا۔ آج ۲۶ مئی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

سیرالیون ۲۳ مئی۔ میرے بھائی کی طرف سے جوابی تار موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے میری صحت کے متعلق دریافت کیا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب میں صحتیاب ہو کر ہسپتال سے آ گیا ہوں۔ اور بمقام بو آرام کر رہا ہوں۔ بفضلہٖ میری صحت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ طبی سہولت کھانے پینے اور جگہ کے لحاظ سے یہ مقام سیرالیون میں بہترین سمجھا جاتا ہے میری اہلیہ کے ایام وضع بہت قریب ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ صحتیاب ہو کر سیرالیون کا وسیع دورہ کروں۔ اس لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی مختصر رپورٹ

احمدیت کی تبلیغ کا نیا سامان۔ احمدی احباب کا اخلاص۔ تبلیغی لٹریچر کی تیاری

مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مجاہد نے اپنی تازہ رپورٹ میں جو کوائف تحریر فرمائے ہیں۔ وہ نہایت دلچسپ اور احمدیت کی اشاعت اور ترقی سے تعلق نہایت خوشکن ہیں

مسجد احمدیہ ٹبورا فلم میں

ٹبورا میں نہایت شاندار احمدیہ مسجد کی تعمیر کئی رنگوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے مفید ثابت ہو رہی ہے۔ حال ہی میں ٹانگانیکا انفارمیشن آفس کی طرف سے ٹبورا اور اردگرد کے علاقہ میں اس کا فلم دکھایا گیا۔ اور دوسرے اضلاع میں دکھایا جا رہا ہے۔ اس میں احمدیہ مسجد الفضل ٹبورا۔ ایک احمدی کے اذان دینے اور بعض متعلقہ نظارے نماز کے اور مکرم شیخ صاحب کے مسجد میں آنے اور جانے کے دکھائے گئے ہیں۔ مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر اور بعد میں انفارمیشن آفس والوں نے ان نظاروں کی فلم لی تھی۔

یہ خیال کرتے ہوئے کہ ان نظاروں کا احمدیت کے حق میں پبلک پر جو اثر پڑ سکتا ہے۔ اسے زائل کیا جائے۔ فلم کے ایک متعصب اور بدخواہ ملازم نے حالات بیان کرتے ہوئے ایک موقعہ پر جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت نامناسب الفاظ استعمال کئے۔ اور کہا کہ یہ قادیانیوں کی مسجد ہے جو کافر ہیں وغیرہ۔ اس کی اطلاع جب مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کو پہنچی۔ تو انہوں نے ٹبورا کے ڈی سی اور پراونشل کمشنر سے ملکر ہدایت جاری کرا دی۔ کہ اس افریقن کو سختی سے تنبیہہ کی جائے۔ کہ آئندہ اس قسم کی حرکت نہ کرے۔ اور صحیح رنگ میں حالات پیش کرے جناب شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس ذریعہ سے ٹانگانیکا کے مختلف علاقوں میں احمدیت کی اشاعت کرا دی ہے۔ نہ صرف احمدیہ مسجد اس طرح دیکھنے کا موقعہ علاقہ کے لوگوں کو ملا۔ بلکہ ہمارے نماز پڑھنے اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا نمونہ بھی اس نے اس ذریعہ سے ان لوگوں میں پیش کر کے مکفرین و مکذبین کی تردید کر دی۔ جو سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کو اسلام سے تعلق نہیں۔ وللہ الحمد

احمدی احباب کا اخلاص

جناب شیخ صاحب موصوف جماعت احمدیہ ٹبورا کے احباب کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

دو مرتدین کی وجہ سے جو فتنہ کا اندیشہ میں محسوس کرتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے انکو سخت ناکام و نامراد کیا۔ ان لوگوں کا خیال تھا۔ کہ ان کے جماعت سے الگ ہونے پر جماعت ان کے ساتھ مل جائیگی لیکن اللہ تعالےٰ نے انہیں ایسا ننگا کیا اور جماعت نے ایمان و اخلاص کا اتنا عمدہ نمونہ پیش کیا۔ کہ مرتدین کی کمریں ٹوٹ گئیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس فتنہ کو دور کر دیا۔ میں نے ساری جماعت ٹبورا کو اس موقعہ پر ہر سوموار اور جمعرات کو روزے رکھنے کی تلقین کی۔ اور ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا پڑھنے کی تاکیدی نصیحت کرتے ہوئے خاص طور پر ان روزوں کے دوران حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت و درازیٔ عمر کے واسطے دعائیں کرنے کے لئے کہا اور خود بھی اس کے حضور رت بدعا رہا۔ ساری جماعت نے آٹھ روزے رکھے۔ ان ایام میں اسلام کے ابتدائی مرتدین اور بعد کے مرتدین کے حالات بیان کئے۔ اور جماعت کو خدا تعالےٰ نے جرأت و توفیق عطا فرمائی۔ کہ ان لوگوں سے کامل بیزاری کا اظہار کرے۔ اور مومنین کو اللہ تعالےٰ نے تقویت بخشی۔

مدرسہ احمدیہ کے ایک افریقی طالب علم کی آمد کے نیک نتائج

جناب شیخ صاحب موصوف ایک افریقی طالب علم کے قادیان میں کچھ عرصہ تعلیم پانے کے بعد واپس آنے کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

برادرم عزیز غلام حسین صاحب افریقی سابق طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان ٹبورا میں پہنچ گیا ہے۔ ان کے والد بھائی احمد الدین صاحب بٹ جو بدقسمتی سے چند سالوں سے مرتد ہو گئے تھے۔ برادرم غلام حسین صاحب کے آنے پر اور قادیان کے بابرکت حالات سننے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شب و روز خدمت اسلام کے لئے کمربستہ رہنے اور اپنے نیک نمونہ سے اپنے والد پر اتنا اچھا اثر ڈالا۔ کہ وہ اپنی غلطی سے تائب ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور سخت ندامت و پشیمانی کا اظہار کرنے لگے۔ چنانچہ احمدیہ مسجد میں آکر مجھے کہنے لگے۔ کہ میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور یہ کہ میری بیعت لی جائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا جائے۔ کہ میں نے جب سے احمدیت کو چھوڑا کئی قسم کی مشکلات اور مالی تنگیوں کا شکار رہا ہوں۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ احمدیت کو چھوڑ کر انسان راحت نہیں پا سکتا۔ میری مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ ان کی تحریری بیعت لے کر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں روانہ کی گئی۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے ایک روح کو ہلاکت سے بچا لیا۔

افریقی گھرانوں میں تبلیغ

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ افریقی طالب علم غلام حسین صاحب نے قادیان میں رہ کر دین کی جو تعلیم حاصل کی۔ اسے اپنے افریقی رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں تک نہایت سرگرمی کے ساتھ پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

برادرم غلام حسین صاحب جن کی والدہ افریقن ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کی بڑی وسیع رشتہ داری ہے۔ ان کے رشتہ داروں اور دیگر افریقن نے انہیں قادیان کے حالات قسمیں دے دے کر پوچھا۔ خدا جزائے خیر دے اس نوجوان کو جنہوں نے نہایت دلیری اور خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر قادیان کے متعلق ایسے حالات بیان کئے کہ دشمن کو خاموش ہونا پڑا۔ [illegible] روز یہ نوجوان افریقن کلبوں اور ان کے گھروں میں جا کر انہیں احمدیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ امید ہے کہ سواحیلی زبان میں جو تھوڑی بہت کمی ہے۔ وہ جلد ہی پوری ہو جائے گی۔ اور خدا کے فضل سے عمدہ کام کر سکے گا۔ انشاء اللہ عزیز۔ عزیز موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے سخت بیقرار ہے۔ اور اس کی اس بیقراری سے مجھے بے حد خوشی ہے۔ چنانچہ "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر تقریر کا اس نے ان ایام میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

یوتھ لیگ میں تقریر

ٹبورا میں ہندوستانی نوجوانوں کی ایک لیگ ہے۔ جناب شیخ صاحب سے انہوں نے خواہش کی۔ کہ ان کی مجلس میں تقریر کریں۔ اور کچھ ہدایات دیں۔ چنانچہ ۹ مارچ کو شہر کے سینما ہال میں تقریر کی گئی۔ انہیں لیگ کا مقصد جو عظیم الشان ہے سب قوموں کو فائدہ پہنچانا مقرر کرنے کی تلقین کرتے ہوئے مذہب کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ جب تک سب دنیا کے پیدا کرنے والے خدا کے ساتھ تعلق قائم نہیں ہوتا۔ اس وقت تک خدمت خلق نیک جذبہ کے ماتحت نہیں ہو سکتی۔ ضمناً مذہب کے خلاف جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب بھی دیا۔ اسی طرح مغربیت کو ترک کرنے اور دیسی کھیل اختیار کرنے کی تلقین کی۔

تحریری کام

مکرم شیخ صاحب نے علاوہ خط و کتابت کے کام کے اس عرصہ میں تین مضامین لکھے۔ برادرم امری عبیدی نے تحریری کام کے سلسلہ میں سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مؤلفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ترجمہ سواحیلی میں مکمل کیا۔ اور ایک مضمون انگریزی میں "ایمان کی برکات" اور "افریقن و احمدیت" کے عنوانوں کے ماتحت لکھا۔ برادرم موصوف نے نہایت عمدہ طور پر اس مضمون میں یہ ثابت کیا ہے کہ افریقن کے سچے خیرخواہ سوائے احمدیوں کے اور کوئی نہیں عام ملکی حالات بیان کرتے ہوئے اور مختلف قوموں کا سلوک پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ سب ملکی

گفتگوئے مباہلہ میں خاموشی کس نے اختیار کی؟

جناب مولوی محمد علی صاحب کی خلاف بیانی

قارئین کرام کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال ایک غیر مبائع اور ایک مبایع نے ایک مشترک خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے چیلنج مباہلہ کا ذکر کر کے یہ استدعا کی تھی۔ کہ حضور جناب مولوی صاحب موصوف کے چیلنج کو منظور فرمائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلی عقیدہ دربارہ تعریف نبوت میں ان سے مباہلہ فرمائیں۔ حضور نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا تھا:۔

"ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی ہے۔ اور (۲) کہ آپ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اس پہلی تعریف کے مطابق انکار کرتے تھے۔ دوسری تعریف کے مطابق آپ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وفات تک اس پر قائم رہے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور اس دعویٰ پر ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مولوی صاحب (یعنی جناب مولوی محمد علی صاحب) بھی ہمارے بعض بتائے ہوئے امور پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ انہیں یہ حق ہوگا۔ کہ ہمارے بتائے ہوئے امر کے بارے میں یہ اعلان کر دیں۔ کہ ان کا دعویٰ یوں نہیں یوں ہے۔ یا یہ کہ ان سے غلطی ہوئی۔ مگر یہ طریق درست نہیں کہ آدمی خود تو چیلنج دیتا چلا جائے۔ اور دوسرے کے چیلنج کو خاموشی سے گذار دے۔ انصاف یہ ہے کہ دونوں کو ایک سا حق دیا جائے۔"

(الفضل ۲۲ راگست ۱۹۴۵ء)

حضور کی طرف سے جناب مولوی صاحب کے چیلنج کی اس غیر مبہم اور واضح منظوری کے بعد ازروئے انصاف جناب مولوی صاحب کے لئے صرف ایک ہی راستہ کھلا تھا۔ اور وہ یہ کہ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس اعلان کے مطابق مباہلہ پر آمادگی کا اعلان کرتے۔ مگر اس کے بعد از خود ایسا اعلان کرنا تو بڑی دور کی بات تھی انہوں نے ہمارے بار بار کے مطالبہ کے باوجود اس طرف توجہ کرنا قرین مصلحت نہ جانا۔ اور وہ ایسے خاموش ہوئے۔ کہ گویا مباہلہ کی کوئی گفتگو ان کی طرف سے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔ میں نے الفضل مورخہ ۲۴ ستمبر۔ ۲ نومبر۔ ۶ رنومبر اور ۲۸ رنومبر ۱۹۴۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا اعلان کی متعدد مرتبہ ان کو یاددہانی کرائی۔ اور غیرت دلانے والے الفاظ لکھ کر ان سے درخواست کی کہ وہ مہر خاموشی توڑیں۔ اور مباہلہ کے میدان میں نکلیں۔ لیکن جناب مولوی صاحب نے اس کے متعلق ایک لفظ تک بولنا گوارا نہ فرمایا۔ اور مکمل سکوت اختیار کئے رکھا۔

لیکن اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے۔ کہ کئی ماہ کی مسلسل خاموشی کے بعد اب جناب مولوی صاحب نے پھر مباہلہ مباہلہ کی رٹ لگانا شروع کر دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے ایسی نامناسب روش اختیار کی ہے۔ جو دیانت اور تقویٰ سے کچھ بھی واسطہ نہیں رکھتی۔ یعنی یہ کہ جناب مولوی صاحب اب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ میں تو مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ اور بار بار اسکی دعوت دے چکا ہوں۔" لیکن جناب خلیفہ صاحب قادیان اور ان کی جماعت کے اکابر خاموش ہیں۔ سیٹھ عبد اللہ الہ دین کو چاہیئے۔ کہ وہ مغالطہ آمیز اشتہار بازی کو چھوڑ کر اپنے خلیفہ کو میدان میں لائیں۔" یہ اعلان آپ نے سکندر آباد دکن میں ایک جلسۂ عام میں کیا۔ جہاں آپ گذشتہ دنوں تشریف لے گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو پیغام صلح ۱۰ راپریل ۱۹۴۶ء) پھر اپنے ۱۰ رمئی کے خطبۂ جمعہ میں انہوں نے اسی بات کو دوہرایا۔ (پیغام صلح ۱۵ رمئی ۱۹۴۶ء) اور اب "پیغام صلح" ۲۲ رمئی میں پھر یہ لکھا ہے۔ کہ "میں مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔"

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اب جناب مولوی صاحب کو کن مجبور کن حالات میں متواتر یہ اعلان کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ لیکن ایک بات بالکل واضح ہے۔ اور وہ یہ کہ مباہلہ کا چیلنج دیکر میدان سے بھاگنا ایک ایسی ذلت ہے۔ جو انسان کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑتی۔ اور وہ رہ رہ کر اس ذلت کے داغ کو اپنے دامن سے دھونے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کے لئے جھوٹ بولنے سے بھی دریغ نہیں کرتا جناب مولوی صاحب شاید یہ سمجھتے ہوں گے۔ کہ پبلک کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ گذشتہ سال کے واقعات کسے یاد ہوں گے۔ میں جس طرح چاہوں اور جو کچھ چاہوں کہہ دوں۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ وہ چند لوگوں کو اندھیرے میں رکھ سکتے ہیں۔ مگر سب کو دھوکہ میں رکھنا ناممکن ہے۔

ہم جناب مولوی صاحب سے یہ دریافت کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اعلان مندرجہ "الفضل" ۲۲ راگست ۱۹۴۵ء نہیں دیکھا۔ جس میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلی عقیدہ دربارہ تعریف نبوت پر چیلنج مباہلہ منظور فرمایا ہے۔ اگر دیکھا ہے اور یقیناً دیکھا ہے۔ تو آپ کے اس بیان کو کیا سمجھا جائے۔ جس میں آپ بار بار یہ اظہار فرماتے ہیں۔ کہ "میں تو مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ لیکن جناب خلیفہ صاحب قادیان اور ان کی جماعت کے اکابر خاموش ہیں۔" آپ ہی از راہ انصاف فرمائیں۔ کہ یہ صریح غلط بیانی نہیں تو اور کیا ہے؟

معلوم ہوا ہے کہ غیر مبایعین میں سے بعض لوگ اختلافی مسائل پر مباہلہ کے خواہشمند ہیں۔ اور وہ جناب مولوی صاحب کو لکھتے رہتے ہیں۔ کہ وہ کسی طرح مباہلہ پر آمادہ ہو جائیں۔ غالباً ان کو مطمئن کرنے کے لئے جناب مولوی صاحب کو ایک لمبی خاموشی کے بعد اب پھر اعلانات کرنے پڑے ہیں۔ مگر ہماری ان سے مخلصانہ گذارش ہے۔ کہ ساتھیوں کو مطمئن کرنے کا یہ طریق جو صداقت سے کوسوں دور ہے نہ کبھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور نہ ایک مذہبی جماعت کے امیر کی شان کے شایاں ہے۔ اگر آپ واقعی مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا معقول طریق یہ ہے۔ کہ آپ صاف الفاظ میں اعلان کریں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۲ راگست ۱۹۴۵ء کے "الفضل" میں مباہلہ کی منظوری کا جو اعلان فرمایا ہے۔ اس کے مطابق آپ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ جب تک آپ "الفضل" کے اس اعلان کا حوالہ دیکر مباہلہ پر آمادگی کا اظہار نہ کریں گے۔ تب تک آپ کے اعلانات کو سنجیدگی پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اور انہوں نے اسے منظور فرما لیا۔ تو اب صحیح طریق یہ ہے۔ کہ آپ حضور ہی کو مخاطب کریں۔ اور ان کی منظوری کا حوالہ دے کر گفتگو آگے چلائیں۔ ورنہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس طرز عمل سے اگر کچھ ظاہر ہوتا ہے تو یہ کہ آپ اپنے چیلنج میں سنجیدہ نہ تھے۔ بلکہ مباہلہ کو ایک کھیل بنانا چاہتے تھے

(خاکسار علی محمد اجمیری)

انصار کا ماہانہ جلسہ

۲۷ رمئی ۱۹۴۶ء بوقت ۶ ربجے شام مسجد محلہ دارالانوار میں انصار کا ماہواری جلسہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس جلسہ میں بکثرت شمولیت فرما کر مستفیض ہوں۔ اس جلسہ میں انصار جماعت قادیان کی حاضری لازمی ہوگی۔ کوئی انصار بلا کسی عذر معقول کے جس کی اطلاع پہلے سے زعیم حلقہ کو دینی ضرور ہوگی غیر حاضر نہ ہو۔

زعما صاحبان انصار اور مہتمم صاحبان عمومی اپنے اپنے محلہ کے انصار کو جلسہ میں حاضر کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ (قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان)

قائدین مجالس —— ایک نہایت ضروری گذارش

شعبہ تعلیم کی طرف سے اس وقت تک جو ہدایات اخبار کے ذریعہ مجالس کو بھیجی گئی ہیں۔ ان پر بہت کم مجالس کی طرف سے عمل ہوا ہے۔ اور بہت ہی کم مجالس نے ٹھیک طور پر رپورٹ ارسال کی ہے۔ اگر مجالس کے تعاون کی یہی حالت رہی تو ہمارے کام کا نتیجہ خوشکن کسی صورت میں ظاہر نہیں ہوگا۔ قائدین مجالس اگر اپنے فرض کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ تو خدام کے لئے بہت برا نمونہ پیش کریں گے۔ پس میں سب قائدین اور زعماء سے گذارش کروں گا۔ کہ جلد اپنی مجالس میں سکرٹریان تعلیم مقرر کر کے مرکز کو اطلاع دیں۔ اور ان سکرٹریان تعلیم کے ذمہ یہ ہو لگائیں۔ کہ خطوط کے ذریعہ سے یا اخبار کے ذریعہ سے جو جو ہدایات ان کو موصول ہوں۔ اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھیں۔ اور ان پر فوری طور پر عمل کریں۔ ورنہ ہمارے نوجوانوں میں ایک ایسی روح پیدا ہو جائیگی۔ جو ہمارے نظام کے لئے بہت مضر ثابت ہوگی۔ معاذ اللہ زندہ قوموں کی یہی علامت ہوتی ہے۔ کہ وہ مرکز کے اشاروں پر چلیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مولوی فاضل کے امتحانی پرچوں کے متعلق ضروری قراردادیں

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء کے ایک غیر معمولی جلسہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

۱۔ جناب قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر علم حدیث نے پہلی قرارداد ان الفاظ میں پیش فرمائی:۔ "امسال مولوی فاضل کے امتحان میں پرچہ حدیث نہایت مشکل ہے۔ اس سٹائل (Style) کا پرچہ آج تک پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں نہیں دیا گیا۔ بطور نمونہ چند مشکلات درج ذیل ہیں۔

اوّل۔ بعض سوالات مبہم ہیں۔ مثلاً پہلے سوال سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ احادیث کا متن دریافت کیا جا رہا ہے یا مفہوم۔ نیز آخری سوال سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس معین حدیث کے متعلق سوال کیا جا رہا ہے۔

دوئم۔ اکثر سوالات میں اختلاف ائمہ دریافت کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اور احادیث کا ترجمہ کرنے اور ان سے مسائل استنباط کرنے یا متعارض احادیث میں وجوہ تطبیق دریافت کرنے کے متعلق کوئی سوال نہیں دیا گیا۔ حالانکہ یہ امور موضوع حدیث کا اہم حصہ ہیں۔ یونیورسٹی کے سابقہ پرچوں میں پچیس تیس نمبر کے سوالات صرف ترجمہ کے متعلق آتے رہے ہیں۔ لیکن اس دفعہ خلاف معمول طریق اختیار کیا گیا ہے۔

سوئم۔ قریباً نصف سے زائد پرچہ خارج از نصاب ہے۔ مثلاً سوال ۳ میں امام ابن تیمیہ اور حضرت امام ابوحنیفہ کا مذہب دریافت کیا گیا ہے جو اصل کتاب میں موجود نہیں۔"

اس قسم کی مشکلات کے پیش نظر مجلس ہذا یونیورسٹی کو توجہ دلاتی ہے کہ پرچے نرمی سے دیکھے جائیں۔ نیز ہر طالبعلم کو بیس نمبر زائد دیئے جائیں۔ کیونکہ نصف نمبروں سے زیادہ پرچہ غیر متعلق ہے۔

اس قرارداد کی تائید جناب صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی اور جناب صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم اے نے کی۔

۲۔ دوسری قرارداد جناب مولوی ظفر محمد صاحب پروفیسر ادب نے حسب ذیل الفاظ میں پیش فرمائی۔ "مولوی فاضل کا پرچہ نثر اس مجلس کی رائے میں معیار سے زیادہ مشکل ہے اور اس کے کئی سوالات خارج از نصاب ہیں۔ یہ پرچہ بھی مناسب نرمی سے دیکھا جانا چاہیئے۔" اسکی تائید قاضی محمد نذیر صاحب نے فرمائی۔

۳۔ تیسری قرارداد جناب حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر تفسیر نے بایں الفاظ پیش فرمائی "ان قراردادوں کی نقول جناب رجسٹرار صاحب بہادر پنجاب یونیورسٹی پرنسپل اور علوم مشرقیہ کے تعلیمی اداروں کو بھجوائی جائیں۔"

اس قرارداد کی تائید جناب مولوی ارجمند خان صاحب پروفیسر منطق نے فرمائی اور جملہ تجاویز حاضرین کے اتفاق آراء سے پاس ہوئیں۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

زندہ باد! مجاہد احمدیت زندہ باد!

ایک واقف زندگی کو اطلاع دی گئی کہ ان کا وقف حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔ اور وہ بہت جلد قادیان آ جائیں۔ ان کے بھائی کو جو احمدی ہیں جب علم ہوا کہ ان کا وقف منظور ہو چکا ہے اور وہ قادیان جا رہے ہیں۔ کہا کہ "تمہارا وقف حضرت صاحب کو لکھ کر فسخ کرا دیتا ہوں"۔ اس واقف زندگی نے جو خط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس معاملہ کے متعلق لکھا ہے اس میں سے اقتباس شائع کیا جاتا ہے۔

"اب میری بھی سن لیں میں مرنا پسند کرتا ہوں۔ لیکن اپنے وقف کو فسخ کرانا نہیں چاہتا۔ مجھے کوئی شخصیت وقف سے باز نہیں رکھ سکتی۔ بھائی صاحب نے بیعت کا مفہوم یہ سمجھا ہے کہ فارم پر دستخط کر دیں اور بس۔ میں نے یہ مفہوم سمجھا ہے کہ خلیفہ وقت کے ادنےٰ اشارے پر اپنی جان کی قربانی سے بھی دریغ نہ کرے۔ اگر امام کہے کہ فلاں ٹیلہ پر چڑھ کر اپنے آپ کو گرا دو تو فوراً ایک احمدی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر گر جائے۔ جبکہ حسن بن صباح کی مصنوعی جنت کے لئے لوگ تو اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے تھے تو کیا ایک مومن جس کو یہ یقین ہو کہ مرنے کے بعد حقیقی جنت اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جبکہ امام الوقت کی کامل اطاعت میں جان بحق تسلیم ہو۔ لیکن ہمارا امام تو یہ نہیں کہتا کہ ٹیلہ پر سے گر کر بے موت مر جاؤ۔ بلکہ اس کا کتنا پیارا ارشاد ہے کہ "قعر مذلت میں گرے ہوؤں کو باہر نکالو اور اپنے گلے سے لگا لو۔" آج دنیا کے پردے پر کوئی فرد واحد ایسا نہیں جس کا ایسا ارفع ترین مقصد ہو جیسا کہ حضور کا ہے ...... میں وقف کو توڑ کر احمدی نہیں رہ سکتا اور احمدیت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔"

انچارج تحریک جدید

مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچے داخل کرنیوالے احباب کا شکریہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن اصحاب نے اپنے بچوں اور عزیزوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا ہے۔ میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ بالخصوص احباب قادیان کو۔ کیونکہ ان اصحاب صفہ نے اس مبارک کام میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء وکلا وعد اللہ الحسنیٰ۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے اخلاص میں برکت دے اور انہیں بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

ذیل میں صوبہ وار فہرست پیش کی جاتی ہے اور درخواست کی جاتی ہے کہ کمی والے صوبے جن سے ابھی تک کوئی طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا۔ یکم جون ۱۹۴۶ء سے پہلے پہلے اپنی کمی پوری کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ یکم جون ۱۹۴۶ء کے بعد داخلہ بند ہو جائے گا۔

صوبہ	تعداد		صوبہ	تعداد	
قادیان	۱۶	طالب علم	یو۔ پی	۱	طالب علم
باقی پنجاب	۱۰	"	مدراس	۱	"
صوبہ سرحد	۱	"	مالابار	۱	"
کشمیر	۲	"	بنگال	۲	"
			میزان	۳۴	طالبعلم

عبدالرحمن ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

کارخانہ کشید روغن کے اجراء کی تجویز

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بعض تجاویز کے ماتحت جن کارخانوں کے کھولنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں ان میں سے سب سے پہلا کارخانہ جس کے کھولنے کا فیصلہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے وہ کشید روغن کا کارخانہ ہے۔ جس کا سرمایہ دس لاکھ روپیہ تجویز کیا گیا ہے۔ اور سردست پانچ لاکھ روپیہ کے حصے فروخت کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں سے کمیٹی کے اجراء کے بعد تین لاکھ روپیہ ایک سال کے اندر اندر مختلف اقساط میں جمع کیا جائے گا۔

اب تک بہت سے احباب کی طرف سے ایک کثیر رقم کے وعدے آ چکے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے حصص خریدنے ہوں وہ اس دفتر کو اپنے عندیہ سے اطلاع دیں کہ وہ کتنے روپیہ کے حصص خریدنا چاہتے ہیں تا کہ ان کے نام درج کر لئے جائیں اور بعد میں مقررہ رقم کے ختم ہو جانے پر ان کو مایوسی نہ ہو۔ امید ہے احباب اس میں تاخیر نہ کریں گے۔

ناظم تجارت

لیگ آف نیشنز کی ہندوستانی نمائندہ

"تازہ شہادتیں" محترمہ بیگم شاہنواز ایم۔ ایل۔ اے تحریر فرماتی

ہیں کہ آپ کے مجرب سرمہ نے میری آنکھیں بالکل درست کر دی ہیں۔ آپ نے ایسی نایاب دوا بنا کر ہم سب کو ممنون احسان کیا ہے

یہ سرمہ نہائیت اچھا ہے

اور جو بہن بھائی اسے استعمال کریں گے۔ وہ آپ کے ممنون ہوں گے بمہربانی دو شیشیاں سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ بذریعہ وی۔ پی بیگم افتخار الدین کوٹھی الفقراء ارسال کر دیں

قبل ازیں محترمہ موصوفہ نے انہیں سرموں کے متعلق اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ آپکا سرمہ نہائت مفید ثابت ہوا ہے میری لڑکی نے اسے استعمال کیا۔ اسکی آنکھیں بالکل درست ہو گئی ہیں۔ میں آپ کو اس نایاب شے کے مہیا کرنے پر تہ دل سے مبارکباد دیتی ہوں مجھے اُمید ہے۔ کہ یہ چیز مقبول خاص و عام ہو گی۔

آپ نے دیگر دوائیوں کو جس طرح صاف ستھرا رکھ کے باضابطہ فروخت کا انتظام کیا ہے۔ وہ بہت قابل تعریف ہے۔ انشاء اللہ بہت سی چیزیں آپ سے منگایا کروں گی۔ (رقیمہ جہاں آرا شاہنواز)

(۲) محترمہ بیگم تصدق حسین ایم۔ ایل۔ اے

تحریر فرماتی ہیں:۔ آپکے دواخانہ کی ہر چیز نہائیت شاندار ہے۔ الائچی خورد نہائیت ہی عمدہ ہے اور دیگر ادویات بھی نہائیت خالص اور مفید ہیں۔ بالخصوص سرمہ جواہر۔ لاجواب منجن میں نے سرمہ جواہر کو دو ہفتے استعمال کیا۔ اس سے بہت فائدہ ہوا۔ میری نظر بہت کمزور ہو گئی تھی سرمہ جواہر سے بہت فرق معلوم ہوتا ہے مجھے اُمید ہے کہ مجھے انشاء اللہ عینک سے نجات مل جائیگی آئندہ جب کبھی ضرورت ہوئی تمام اشیاء آپ سے طلب کیا کرونگی۔ فی الحال آپ تین عدد بوتلیں شربت (روح نشاط) کی ارسال فرمادیں۔ آپکا دواخانہ واقعی نایاب ادویات کا مخزن ہے اور بہترین خدمات انجام دے رہا ہے (والسلام خاکسار بیگم تصدق حسین)

سرمہ جواہر والا رجسٹرڈ قیمت فی شیشی پانچ روپے (فی تولہ دس روپے) ٹھنڈا سرمہ قیمت فی شیشی دو روپے (فی تولہ چار روپے) منجن لاجواب فی شیشی دو روپے۔ شربت روح نشاط فی بوتل تین روپے۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

بروقت مفید مشورہ

عام طور پر لوگ مکان تعمیر کرا چکنے کے بعد بجلی کی وائرنگ کراتے ہیں۔ دیواروں میں سوراخ نکالنے سے یقیناً عمارت کو نقصان پہنچتا ہے۔ آپ تعمیر کے کام کے ساتھ ہی بجلی کی وائرنگ کرا کر اس نقصان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان نے بجلی کی وائرنگ اور دیگر کام متعلقہ بجلی اعلیٰ پیمانہ پر آپ کی حسب پسند اور بارعائت کرنے کا انتظام کر رکھا ہے

آپ کی تسلی ہی ہمارا بہترین معاوضہ ہے

المشتہر سید عبد الحی آف منصوری مینجنگ ڈائرکٹر

خوشخبری

ہمارے پاس تازہ مال مندرجہ ذیل اشیا کا مختلف قیمتوں کا آگیا ہے۔ دوکاندار صاحبان منگوا کر فائدہ اٹھائیں!

Jewels & cylinders

جیبی و کلائی والی مختلف ڈیزائن کی گھڑیاں۔ سلنڈر جیولز والی

With & without Radiam

(۲) فونٹین پن

S. Silver or gold plated.

Fountain pens

دھوپ میں آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والی عینکیں

Goggles

the master Traders taw shed kroze Mahal 2nd Floor Room No 24 Ibrahim Rahmat ullah road

Bombay.

نوٹ:۔ سٹاک محدود ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ورنہ انتظار کرنا پڑے گا

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اُتارنا چاہتے ہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۲ ؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

کحل الجواہر

یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے قیمتی اجزا ہونے کے باوجود قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ اس سے صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانا مد نظر ہے۔ ایک بار آپ خود منگوا کر استعمال کریں۔ فائدہ ہونے پر دیگر احباب سے ذکر کریں۔ قیمت ۳ ماشہ دو روپے محصولڈاک بذمہ خریدار

حکیم عبد الرحیم دہلوی ممتحن چشم

محلہ دار الفضل۔ قادیان

اطبّا — اور — ڈاکٹر

موسم گرما کو انسانی زندگی کے لئے بہت خطرناک سمجھتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ گرمی کی زیادتی کی وجہ سے روح بہت زیادہ خرچ ہوتی ہے اور جسم کی وہ رطوبت خشک ہونے لگتی ہے۔ جس پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔ نیز دماغی کیفیت اعتدال پر نہیں رہتی۔ دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ معدہ کمزور اور جگر میں حدت بڑھ جاتی ہے اور کئی مہلک اور خوفناک بیماریاں پھوٹ پڑتی ہیں:-

موسم گرما کے ان خوفناک اثرات

کو دیکھتے ہوئے قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس جہنمی موسم سے جسم کو کیونکر محفوظ رکھا جائے۔ اس سوال کا جواب تو رئیس الاطباء جناب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کی پچاس سالہ تحقیق و تدقیق کا نتیجہ

"ٹھنڈک"

ہے۔ جو ایسے قیمتی اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ جو طبیعت میں مدافعت کی قوت بخشتے ہیں۔ اور انسان کو دس قابل بنا دیتے ہیں۔ کہ ناگہانی طور پر اگر کوئی موسمی خطرہ پیش آ جائے تو طبیعت اس کا مقابلہ کر سکے۔ اس کے علاوہ اس کے قیمتی اجزا جسم کو حرارت کی زیادتی (یعنی گرمی) سے محفوظ رکھتے ہیں۔ "ٹھنڈک" دل و دماغ کو قوت بخشنے کے علاوہ۔ خفقان۔ گھبراہٹ۔ شدت پیاس۔ بے چینی۔ بے خوابی۔ نقاہت۔ کمزوری۔ سستی۔ اسہال اور بخار وغیرہ سے آپ کو محفوظ رکھے گی۔ قیمت۔ خوراک میں منشہ تین روپیہ ۱۲ر دو دو روپیہ ۸ر نمونہ ۱ علاوہ محصولڈاک ۹ر

منیجر دواخانہ مرہم عیسیٰ (قائم شدہ ۱۸۹۱ء) بیرون دہلی دروازہ لاہور

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتایا گیا ہے۔ اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جن سے تمام جہان کے انگریزی دانوں پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے قیمت ہر ایک روپیہ کے پانچ معہ محصولڈاک

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن!

بواسیر کی

مکرمی جناب نواب زادہ محمد احمد خانصاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر محبوب الرحمن صاحب بنگالی کی دوائی "مخصسم" جو خونی و بادی بواسیر کی دوائی ہے کو اپنے بعض رشتہ داروں عزیزوں کو استعمال کرائی ہے جو کہ بہت مفید ثابت ہوئی ہے قیمت صرف ۵ دو روپے نو آنے ملنے کا پتہ: دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

بواسیر کا شرطیہ علاج

پندرہ روز میں بلا تکلیف دوائی کے لگانے اور استعمال سے گر جائینگے۔ اور ہر قسم کے بواسیر کے متعلق مسوں کے گر جانے کے بعد ہی دور ہو سکتے ہیں۔ لہذا ضرورت مند احباب بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت حسب ذیل ایڈریس پر بات چیت کر سکتے ہیں۔

نوٹ:- میرا ہزاروں مریضوں پر تجربہ ہے۔ بالکل کوئی تکلیف اور درد نہیں ہوتی۔ ہر شخص … بیماکام کر سکتا ہے۔ [illegible]

حکیم فضل الٰہی [illegible]

[illegible] قادیان [illegible]

سرمہ نور رجسٹرڈ

کیا کبھی آپ نے غور فرمایا — کیوں مشہور ہے

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء ڈاکٹر رؤساء امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔ **قیمت تولہ دو روپے**۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ پانچ آنہ (ایک روپیہ سے کم دی پی نہیں کیا جاتا)

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فی صدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپ کو گرویدہ بنا دیں گی

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے اور دانت نکلنے کی تکلیف بے چینی لاغری قے۔ پیچش کھانسی سوکھا بخار [illegible] کمی خون میں بھی مفید ہے۔ اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا۔ اور چہرہ کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے۔ شیشی صرف ایک روپیہ

تریاق معدہ رجسٹرڈ

[illegible] ہضم۔ بدہضمی اور [illegible] کے لئے بہترین چیز ہے۔ شیشی دو اونس آٹھ آنہ

موتی منجن

تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے۔ شیشی ۲ اونس بارہ آنے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

اسم بامسمیٰ ناطاقتی اور کمزوری کو دور کر کے شہ زور اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایکماہ پانچ روپے

روغن عنبری

خدا کے فضل سے بیرونی مالش سے ہی اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں۔ بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے۔ فی شیشی دو روپے

کشتہ فولاد

ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا عورتوں مردوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک رتی۔ تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنہ

حب اکسیر

اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو۔ بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو تو حب اکسیر نوجوانوں کی نامردی کا بہترین علاج ہے۔ خوراک ایک ماہ [illegible] روپے

حب فولادی

کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے۔ دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے۔ ایک بار ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ساٹھ گولی تین روپے

اکسیر گردہ

درد گردہ کا بے مثل اور بہترین علاج ہے۔ یہ ہمدردی نسخہ بارہا کا آزمودہ ہے۔ فی تولہ ایک روپیہ

حب مروارید

ضعف دل۔ کمی خون۔ ضعف اعصاب رئیسہ کی کمزوری کیلئے صرف چند دن ایک گولی صبح و شام استعمال کریں۔ دل کو طاقتور بناتی اور خون کو کثرت سے پیدا کرتی ہے۔ ساٹھ گولی پانچ روپے

اکسیر گوش

پھنسی۔ درد۔ بہرا پن۔ کھجلی پیپ آنا وغیرہ۔ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ شیشی نصف اونس ایک روپیہ

سیلان الرحم

مستورات کے سیلان الرحم اور ان کی کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے۔ تولہ دو روپے

اکسیر النساء

ماہواری ایام کی ہر تکلیف سے آنا اور نفخ وغیرہ کا بہترین تریاق ہے۔ خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر طحال

تلی کا درد۔ ورم۔ سوزش دور کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے۔ اڑھائی روپے

حب جواہر

ان معرکۃ الآراء گولیوں نے طبی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا۔ تمام امراض معدہ جگر تلی میں تیر بہدف نفخ پیٹ درد بادگولہ بھوک کی کمی بدہضمی اور قبض کیلئے بہترین اور لاجواب ہیں۔ درجن ۵ر سینکڑہ دو روپے

افروز

لاہوری یا مغلی پھوڑا۔ داد۔ چنبل۔ خارش۔ ہر قسم کے زخموں پر دن رات میں صرف تین دفعہ لگا دیں شرطیہ آرام دانت و مسوڑھوں کی درد۔ درم پیپ [illegible] قیمت شیشی ۲ اونس دو روپے نصف اونس [illegible]

فولادی

مستورات کی اندرونی [illegible] پیٹ درد [illegible] کمی خون۔ جگر قبض۔ ماہواری ایام کی رکاوٹ درد وغیرہ کے عجیب الاثر ہے۔ اس کے استعمال کیساتھ اکسیر النساء کا استعمال اکٹھا کیا جاوے تو مستورات کی اندرونی تکالیف شرطیہ نابود ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین روپے

قبض کشا

پیٹ کا جھاڑو رات کو سوتے وقت ایک تا دو گولی کھانے سے بغیر کسی بدمزگی کے اجابت کھل کر ہو گی۔ سینکڑہ دو روپے درجن ۵ر

پتہ ملنے کا: **منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب**

ہر مرض کا علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جاتا ہے۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں (منیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۵ مئی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ ورکنگ کمیٹی صرف اس صورت میں ہندوستان بھر کے لوگوں سے تعاون کی اپیل کر سکتی ہے۔ اگر اسے یہ یقین ہو جائے کہ وہ ایک عظیم اور آزاد ہندوستان کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے۔ لہذا جب تک عارضی انتظام اور مستقبل کے متعلق پوری تصویر پیش نہیں کی جاتی ورکنگ کمیٹی کے لئے کسی قطعی نتیجے پر پہنچنا محال ہے۔

واردھا ۲۵ مئی۔ آج بابو پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یو۔پی اسمبلی نے کہا۔ ہندوستان کو مختلف حصوں میں تقسیم نہیں کرنا چاہیئے۔ ہم مسلم لیگ کی طرف سے خانہ جنگی کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ اگر ہمارے لیڈر ہندوستان کو اکھنڈ رکھنے میں ناکام رہے۔ تو ہم انہیں لیڈرشپ سے برطرف کر دیں گے۔

لاہور ۲۵ مئی۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان میں کہا کہ سکھ گورنمنٹ کے خلاف کوئی عملی قدم اٹھانے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ ہم عارضی گورنمنٹ میں شامل ہونیوالی تینوں پارٹیوں برطانوی گورنمنٹ۔ کانگرس اور لیگ کے خلاف مورچے لگائیں۔ یہ مورچہ کیا شکل اختیار کرے گا۔ اس بات کا فیصلہ آل پارٹیز میٹنگ کانفرنس میں کیا جائیگا جو ۹ اور ۱۰ جون کو امرتسر میں بلائی گئی ہے۔ آخر میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ چاہے دربار صاحب ختم ہی کیوں نہ ہو جائے ہم اس جگہ مسجد ہرگز نہیں بننے دیں گے۔

واشنگٹن ۲۵ مئی امریکن ایوان نمائندگان کی خاص کمیٹی کے ممبران نے انکشاف کیا ہے۔ کہ امریکہ کے پاس ایٹم بم سے بھی زیادہ مہلک ایک جراثیم پیدا کرنے والا ہتھیار ہے۔

نیویارک ۲۵ مئی۔ امریکہ کے ریلوے مزدوروں نے کل رات ہڑتال شروع کر دی۔ اس میں ۲½ لاکھ اشخاص شامل ہیں۔ ابھی تک صرف مشرقی ریاستوں میں ہڑتال ہوئی ہے۔ توقع ہے کہ یہ جلد ملک کے دیگر حصوں میں بھی پھیل جائے گی۔

برلن ۲۵ مئی ایک کمیونسٹ لیڈر ہرمن ماٹیلز نے پوٹسڈم میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کی وجہ سے ایک جرمن مرد۔ عورت اور بچے کو دس ہزار مارک (۲۸۰ پونڈ) ادا کرنے پڑے۔ میرا اندازہ ہے کہ ہٹلر نے باقی یورپ کے خلاف جنگ شروع کرنے کی جو مہلک غلطی کی اس کے نتیجہ کے طور پر ۳½ لاکھ جرمن سپاہی ہلاک ہوئے۔ ۵ لاکھ نظربند کیمپوں میں مر گئے۔ اور دس لاکھ پناہ گزین مر گئے۔

لائلپور ۲۵ مئی۔ گندم ڈرہ ۹/۶ روپے گندم ۵۹۱ فارم ۹/۱۰۔ نخود ۱۰/۷۔

الہ آباد ۲۶ مئی۔ گاندھی جی نے ہریجن کی تازہ اشاعت میں وزارتی مشن کی تجاویز کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا ہے کہ موجودہ تشویشناک حالات میں برطانیہ ہندوستان کی آزادی کے لئے اس سے بہتر بیان نہ دے سکتا تھا۔ اس پیشکش سے بے اعتنائی برتنے اور اسے قبول نہ کرنے سے ہندوستانیوں کی کم ہودگی ظاہر ہوتی ہے۔ کانگرس اور مسلم لیگ میں انتہائی کوششوں کے باوجود سمجھوتہ نہ ہو سکا اور نہ ہو سکتا تھا۔ برطانیہ نے نہایت عمدہ آئین پیش کیا ہے جس سے اس کا مقصد ہندوستان سے کلیۃً برطانوی راج ختم کر دینا ہے۔ وفد کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ دو پارٹیوں کا جھگڑا نپٹانے کے لئے اس نے ثالثی کا کام کیا۔ اب دونوں پارٹیوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا طریق عمل اختیار کریں جس سے وفد کی کوششوں اور ملک کے مفاد کو گزند نہ پہنچے۔

دہلی ۲۶ مئی۔ کل رات وزارتی مشن اور وائسرائے نے مشترکہ بیان جاری کیا جو کانگرس اور مسلم لیگ کے استفسارات کے نتیجہ میں ہے جن میں اس آئین کی بعض شقوں کو مبہم قرار دیا گیا تھا۔

لاہور ۲۶ مئی۔ ہندو مہاسبھا نے سکیم آزادی کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں کہا گیا کہ اس آئین کی رو سے ہندوستان بلقانی ریاستوں کی طرح مختلف حصوں میں بٹ جائے گا

نئی دہلی ۲۵ مئی ایک پریس کانفرنس میں حکومت ہند کے فوڈ سیکرٹری نے کہا کہ اگر بروقت غیر ممالک سے ہندوستان میں حسب توقع اناج کی سپلائی نہ ہوئی۔ تو اگست میں ہندوستان میں راشن سسٹم درہم برہم ہو جائیگا

لندن ۲۵ مئی کمیونسٹ اخبار "ڈیلی ورکر" میں ایک شخص کا خط چھپا ہے کہ نئی برطانوی تجاویز کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کو ایک اور حصہ میں تبدیل کیا جائے اور اس کو مشرق کی بڑھتی ہوئی تمام ترقی پسند طاقتوں اور روس کے رسوخ کو روکنے کا اڈہ بنایا جائے۔ برطانوی ڈپلومیٹ ہندوستانی لیڈروں کو تیار رہے ہیں کہ وہ آزادی لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ سوویٹ روس کا مخالف بن جائیں

تحقیقاتی کمشن کی مصروفیت

قادیان ۲۶ مئی۔ آج جناب بابو عبدالحمید صاحب سیکرٹری تحقیقاتی کمشن لاہور سے اور جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ممبر کمشن فیروزپور سے دفاتر کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے اور صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب اور جناب راجہ علی محمد صاحب ممبران نے نظارت بیت المال کا تقریباً ۱۱ بجے سے پونے چھ بجے تک تفصیلی معائنہ کیا۔ جناب اختر صاحب شام کی گاڑی سے واپس فیروزپور تشریف لے گئے۔ باقی ممبران اپنے کام میں مصروف ہیں۔